فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ۲۶ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ۲۶ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۴۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۴ تبلیغ۔ آج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ عظیم ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو ایک ہی ہے۔

انسان اُن لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالیٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں

"وہ عظیم ذریعہ جس سے ایک چمکتا ہوا یقین حاصل ہو اور خدا تعالےٰ پر بصیرت کے ساتھ ایمان قائم ہو ایک ہی ہے کہ انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جو خدا تعالےٰ کے وجود پر زندہ شہادت دینے والے ہوں خود جنہوں نے اس سے سُن لیا ہے کہ وہ ایک قادرِ مطلق اور عالم الغیب تمام صفات کاملہ سے موصوف خدا ہے۔

ابتدا میں جب انسان ایسے لوگوں کی صحبت میں جاتا ہے تو اس کی باتیں بالکل انوکھی اور نرالی معلوم ہوتی ہیں وہ بہت کم دل میں جاتی ہیں گو دل ان کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اندر کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے ان معرفت کی باتوں کی ایک جنگ شروع ہو جاتی ہے جو کچھ گرد و غبار دل پہ بیٹھا ہوتا ہے صادق کی باتیں ان کو دور کر کے اُسے جلا دینا چاہتی ہے تا اس میں یقین کی قوت پیدا ہو۔ جیسے جب کسی آدمی کو مسہل دیا جاتا ہے تو دست اور دوائی پیٹ میں جا کر ایک گڑگڑاہٹ پیدا کر دیتی ہے اور تمام مواد ردیہ اور فاسدہ کو حرکت اور جوش دے کر باہر نکالتی ہے اسی طرح پر صادق ان ظلمات کو دور کرنا چاہتا ہے اور سچے علوم اور اعتقادِ صحیحہ کی معرفت کرانی چاہتا ہے۔ اور وہ باتیں اس دل کو جس نے بہت بڑا زمانہ ایک اور ہی دنیا میں بسر کیا ہوا ہوتا ہے ناگوار اور ناقابلِ عمل معلوم ہوتی ہیں لیکن آخر سچائی غالب آ جاتی ہے اور باطل پرستی کی قوتیں مر جاتی ہیں اور حق پرستی کی قوتیں نشوونما پانے لگتی ہیں۔ پس میں اس نور کو لے کر آیا ہوں اور دنیا میں قوتِ یقین پیدا کرنا چاہتا ہوں اور اس قوت کا پیدا ہونا صرف الفاظ اور باتوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ یہ اُن نشانات سے نشوونما پاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مقتدرانہ طاقت سے صادقوں کے ہاتھ پر ظہور پاتے ہیں۔"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد سوم ص ۳۱، ۳۲

ضروری اعلان

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

کراچی کی ڈاکٹروں کی ٹیم جو گذشتہ پانچ سال سے اہالیان ربوہ کا چیک اپ کر رہی ہے انشاء اللہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں پھر چیکنگ کیلئے آ رہی ہے۔ جن دوستوں کا چیک اپ پہلی بار کیا تھا ان کی دوبارہ طبی چیکنگ کرنی ہے معین تاریخ اور وقت سے دوستوں کو انشاء اللہ پھر اطلاع دی جائے گی دوست تیار رہیں اور اپنے کارڈ محفوظ رکھیں اس دفعہ خون کا ٹیسٹ نہیں ہوگا۔

ناظم مجالس انصار اللہ ضلع حیدر آباد

حضرت صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب منیجر انڈس ڈائینگ اینڈ مینوفیکچرنگ ملز حیدر آباد کو بطور ناظم انصار اللہ ضلع حیدر آباد ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء تک نامزد فرمایا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ ضلع حیدر آباد کے زعماء سے درخواست ہے کہ وہ ناظم صاحب موصوف سے پورے طور تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وزیر اعظم ماریشس سے جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کے وفد کی ملاقات

سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت کے ایک وفد نے جس میں وہاں کے مبلغ انچارج بھی شامل تھے ماریشس کے وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کی۔ وفد نے جماعت کی طرف سے وزیر اعظم صاحب اور ان کے ساتھیوں کو پاکستان آنے پر خوش آمدید کہا۔ اور انہیں قرآن کریم (متن مع انگریزی ترجمہ جو حال ہی میں تحریک جدید نے شائع کیا ہے) کا تحفہ پیش کیا۔

وزیر اعظم صاحب نے دورانِ گفتگو احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کو سراہا اور وفد کو بتایا کہ ماریشس میں جماعت نے مختلف الخیال لوگوں کے آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کی بہبود کے سلسلہ میں بھی قابلِ تعریف کام کیا ہے۔

(وکالت تبشیر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

توبہ و استغفار

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْكُرُنِیْ وَاللّٰهِ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ یَجِدُ ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ یَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَیْهِ اُهَرْوِلُ

(مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں اپنے بندے سے اس کے اس حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی میرا وہ ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا وہ شخص خوش نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گم شدہ اونٹنی مل جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں"۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ یَضُرَّهٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا۔ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَلَامَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ النَّدَامَةُ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے۔ تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی اللہ تو توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامت ندم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ" (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غرغرہ سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ یعنی اس کی توبہ رد نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْكِیْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ: اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَا شَآءَ"

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے ہمیں یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر دعا مانگتا ہے کہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے ناسمجھی سے گناہ تو کیا لیکن اسے علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور چاہے تو پکڑ بھی لے پھر میرا بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرنے لگ جاتا ہے اور پھر نادم ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے وہ گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے۔ پھر بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرتا ہے لیکن نادم ہو کر دعا مانگتا ہے کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہے جو جانتا ہے کہ میرا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے۔ میرا بندہ کمزور ہے اپنے پر قابو نہیں رکھ سکتا غلطی کر بیٹھتا ہے لیکن اگر وہ نادم ہو کر توبہ کرے تو میں اس کے گناہ بخش دوں۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (بخاری)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے کہ تو کہے اے اللہ خدا تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں میں ہر ایک برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمتوں کی وجہ سے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں ۔۔۔ بس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے دن کے وقت اس دعا کو پڑھا اور اس پر یقین رکھتے ہوئے۔ پھر وہ اسی دن شام ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ جنت والوں میں سے ہے اور جس نے اس دعا کو رات کے وقت پڑھا اس پر یقین رکھتے ہوئے پھر وہ صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ جنت والوں میں سے ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُطبہ جمعہ

ہر احمدی کو تکبّر اور خود بینی سے بچنا چاہیئے اور استغفار کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے

استغفار کے معنی یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالےٰ سے یہ درخواست کرے کہ وہ اسکی بشری کمزوریوں کو ڈھانپ دے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ر نومبر ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

مُرتّبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

اس وقت میں اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر فردِ واحد کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے پوری توجہ کے ساتھ اور پوری کوشش کے ساتھ اور پوری ہمت کے ساتھ

تکبّر اور خود بینی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے

اور استغفار کی طرف بہت ہی متوجہ رہنا چاہیئے۔

ایک متکبر اور خود بین انسان وہ ہے جو اپنی ذات میں کچھ کمال سمجھتا ہے۔ اور کسی طاقت بالا سے کمال کے حصول کی احتیاج محسوس نہیں کرتا خود کو صاحبِ علم جانتا ہے اور وہ جو علوم کا منبع اور سرچشمہ ہے اس سے غافل رہتا ہے۔ اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں منور ہے اور وہ جو زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس سے روشنی کے حصول کا خیال اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتا اور خود کو طاقتور سمجھتا ہے اور وہ جو قادر و توانا ہے اس سے طاقت حاصل کرنے کے لئے اسلام نے جو ذرائع بتائے ہیں۔ ان ذرائع کو استعمال نہیں کرتا۔ یہ تکبر انسان اپنے جذبات اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں ایک جہنم پیدا کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے کہ ذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم بتلاؤ بہشت کے باغ اچھے ہیں۔ یا زقوم کا درخت جو ظالموں کے لئے ایک بلا ہے۔ وہ ایک درخت ہے۔ جو جہنّم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ یعنی تکبّر اور خود بینی سے پیدا ہوتا ہے یہی دوزخ کی جڑ ہے۔ اس کا شگوفہ ایسا ہے جیسا کہ شیطان کا سر۔ شیطان کے معنی ہیں ہلاک ہونے والا۔ یہ لفظ شیط سے نکلا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اس کا کھانا ہلاک کن ہے۔ تو جہنم کی جڑ تکبّر اور خود بینی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے مطابق اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی ان آیات میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ تو کوئی شخص ایک ہی وقت میں متکبر اور جنتی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جس کے دل سے زقوم کا درخت نکلے۔ جس کے دل اور جس کی روح میں دوزخ اور جہنم پرورش پا رہی ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کیسے کھولے جا سکتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں

وہ انسان ہوتے ہیں

جو اپنے نفس کو پہچانتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ انسان ایک بشر ہے اور ساری بشری کمزوریاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ انسان کی فطرت بدی کی طرف مائل ہوتی ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم محض اپنی کوشش اور اپنے زور سے اپنے نفس کی اس رنگ میں اصلاح نہیں کر سکتے کہ وہ خدا تعالےٰ سے دُور ہونے سے بچ جائے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ فی ذاتنا ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں۔ اس لئے ایسا شخص اپنی فطرت کو کمزور پاتے ہوئے اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے اندر کوئی کمال نہیں میں نے ہر کمال اللہ تعالیٰ کی کامل ذات سے حاصل کرنا ہے۔

میرے اندر کوئی قدرت اور طاقت نہیں

میں نے سب طاقتیں، طاقتوں کے منبع سے حاصل کرنی ہیں۔ میرے اندر کوئی علم نہیں وہ جس کے علم نے ذرّہ ذرّہ کا احاطہ کیا ہوا ہے اسی سے میں نے علم کو حاصل کرنا ہے۔ اور میرے اندر کوئی نُور نہیں جب تک میرا آسمانی باپ میرے لئے نُور اور روشنی کے سامان پیدا نہ کرے تب وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے۔

استغفار کے صحیح معنی

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کئے ہیں یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرے کہ اسکی بشری اور فطری کمزوریوں کو اللہ تعالیٰ ڈھانک دے اور دبا دے اور وہ ابھریں نہ!!! اور ظاہر نہ ہوں۔ تو ایسا شخص جو اپنی فطرت کو اور اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور اس کی فطری کمزوریوں کی معرفت رکھتا ہے وہ محض تکبّر کو جہنّم کی جڑ سمجھتا ہے اور جنّت اور خدا کی رضاء کے حصول کیلئے بے نفسی کی زندگی گزارتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے حضور جھکا رہتا ہے اور ہر آن اس سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اے میرے رب! میرے اندر کوئی کمال نہیں تو میری استعداد کے مطابق مجھے کمال دے۔ میرے اندر کوئی روشنی نہیں۔ لیکن میں روشنی سے محبّت رکھتا ہوں تو نُور کے سامان میرے لئے پیدا کر دے۔ میں جاہل ہوں علم کا کوئی دعویٰ نہیں رکھتا لیکن اس یقین پر قائم ہوں کہ تُو ہر علم کا سرچشمہ ہے۔ اس چشمہ سے مجھے سیراب کر

اور جو شخص جتنا جتنا استغفار کو اپنا شعار بناتا چلا جاتا ہے۔ اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

کیا ہی پیارا فقرہ فرمایا ہے

کہ "خواہشِ استغفار فخرِ انسان ہے" پھر آپ فرماتے ہیں کہ "جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور پھر ہمیشہ کے لیے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا۔ وہ کیڑا ہے نہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا اور ناپاک ہے نہ طیب"۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت و دوزخ انہی اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے یعنی تکبر اور خود بینی وہاں دوزخ کی آگ کا روپ لے لیتی ہے اور انکسار اور بے نفسی جس کے نتیجہ میں انسان بے اختیار ہو کر بڑی کثرت کے ساتھ ہر وقت اور ہر آن خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہتا ہے۔ اس کا یہ فعل اور یہ احساس اور اس کے یہ اعمال جنت کے باغ اور جنت کی نہروں اور جنت کے میووں میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو جس طرح دوزخ کی جڑ انسان کے نفس میں ہے۔ اسی طرح جنت کا منبع بھی خود انسان کے اندر ہے۔ اور یہ منبع جو فطرت کے اندر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے بیج کے طور پر ہوتا ہے جو انسانی فطرت کو صرف یہ طاقت عطا کی گئی ہے کہ وہ بے طاقت ہو کر اپنے نفس میں کوئی ذاتی خوبی اور کمال نہ پا کر اپنے رب کے حضور جھک جائے اور بالائی طاقت کو اپنی طرف کھینچے اور اس طرح پیاس کی جنت حسین نشوونما کو حاصل کرے۔

استغفار تو ہر وقت کرنی چاہیئے

اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دیتا ہے۔ اور سمجھ عطا کرتا ہے۔ وہ کوئی وقت بھی بغیر استغفار کے نہیں رہتے۔ بہت سی چیزوں کا انحصار عادت پر بھی ہوتا ہے۔ اب ہم میں سے بہت سے اپنے گھروں سے نکلتے ہیں۔ سودا لینے کے لیئے بازار جاتے ہیں ہم ادھر اُدھر کے پراگندہ خیالات ذہن میں رکھ کر بھی یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں ایک سیکنڈ بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ لیکن ایک صورت میں ہم نے اپنا وقت ضائع کر دیا اور دوسری صورت میں ہم نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا تو یہ عادت ڈالنی چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے بخالی لفظ نہ ہوں جو اس کے منہ سے نکل رہے ہیں بلکہ استغفر اللہ کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پوری شدت کے ساتھ بیدار ہو کہ میں کچھ نہیں، ہر طاقت، ہر علم ہر روشنی، ہر بھلائی ہر خیر میں نے اپنے ربّ سے حاصل کرنی ہے میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے میرے اندر کوئی خوبی میرے خدا نے رکھی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ میں اس بات کا اقرار کروں کہ میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں اور اپنے رب کے ساتھ تعلق کو استوار اور پختہ کرنے کی کوشش کروں اور پھر ہمارا ربّ جو بڑا ہی مہربان ہے اور غفور ہے وہ ہماری حالت کو دیکھ کے اور ہماری التجا کو سن کر اپنے فضلوں کو ہم پر نازل کرے۔ اور ہمیں طاقت بھی دے ہمیں علم بھی دے۔ ہمیں روحانی روشنی بھی دے جو اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی یسعیٰ نورھم بین ایدیھم کے مطابق ہمارے کام آنے والا ہو اور ترقی کی راہیں ہم پر کھلتی رہیں اور ترقی کے ہر مقام اور ہر مرحلہ پر ہمارے اندر یہ احساس رہے کہ یہاں تک بھی ہم خدا کے فضل سے ہی پہنچے۔ اپنی طاقت سے نہیں پہنچے۔ لیکن جو اگلی منزل ہے اس کے مقابلہ میں یہ بھی ایک ناقص مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے

کہ اس "نقص" کو وہ اپنے فضل سے دور کر دے اور اس ناقص مقام سے نکال کر ہمیں نسبتاً بہتر مقام پر پہنچا دے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر تم استغفار کی بجائے تکبر اور خود بینی میں مبتلا ہو گے تو اپنے سینے میں اپنے دل میں اپنی روح میں ایک جہنم کی پیدائش کے سامان پیدا کر رہے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

استغفار تو جیسا کہ میں نے کہا ہے ہر وقت ہی کرنی چاہیئے۔ ہر آن ہمیں اس طرف متوجہ رہنا چاہیئے لیکن بعض اوقات انسان کا ذہن زیادہ صاف ہوتا ہے بعض دوسرے اوقات کی نسبت تو ہم میں سے جو دوست وقف عارضی پر گئے ہیں انھوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقف عارضی کے لئے باہر جاتے ہیں۔ اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ وہ استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس لیئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پہ نازل ہوتا دیکھتے ہیں۔ تو یہ بھی ایک بہت اچھا موقع ہے استغفار توجہ کے ساتھ کرنے کا تو اس ضمن میں میں اشارتاً جماعت کو اس طرف بھی متوجہ کر دیتا ہوں کہ

وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں۔

اور بار بار پیش کریں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لیئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لیئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصّہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے اور پھر اللہ تعالیٰ فضل کرے تو جس طرح اس زمانہ میں بہت سے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا ہے کثرت سے استغفار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور زیادہ کثرت سے ان پر نازل ہوتے رہیں۔ سارا سال ہی نازل ہوتے رہیں۔

تو استغفار کرنے کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان ہر وقت اپنے رب سے یہ درخواست کرتا رہے کہ مجھ میں بشری اور فطرتی کمزوریاں ہیں اور میں اپنی ان بشری اور فطری کمزوریوں سے واقف ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اپنی ذات میں میرے اندر کوئی خوبی اور کمال نہیں لیکن اے میرے ربّ تو نے میرے دل میں یہ خواہش پیدا کی ہے کہ میں تیرے قرب کو حاصل کروں اور تیری مدد کے بغیر میں تیرا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ تیرے قرب کے حصول کے لیئے جس طاقت کی مجھے ضرورت ہے۔

جس نور کی مجھے ضرورت ہے جس علم کی ضرورت ہے جس کمال کی مجھے ضرورت ہے وہ تو ہی مجھے دے تو مل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں مل سکتا۔ پس اے میرے ربّ! میں تیرے حضور عاجزی اور تضرع سے جھکتا ہوں اور تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ تو میری بشری اور فطری کمزوریوں کو ڈھانک دے اور آسمانی نور سے مجھے منور کر دے اور قرآن حکیم کی برکات سے مجھے حصّہ دے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ کی پیروی کے نتیجہ میں تیری جو محبت ایک انسان کو حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ محبت تو ہمیں عطا کر۔

پس ہر وقت

استغفار کی طرف ہر احمدی کو متوجہ رہنا چاہیئے

اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہیئے کہ تکبر اور خود بینی کا کوئی شائبہ بھی ہمارے نفسوں میں باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(مطبوعہ الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
الفضل خود خرید کر پڑھے

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے جلسہ کی مختصر روداد

مورخہ ۲۰ فروری ۷۱ء کو چار بجے بعد دوپہر یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا ایک خصوصی جلسہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں اس عظیم الشان پیشگوئی کا تذکرہ کیا گیا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے متعلق فرمائی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بابرکت وجود میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور اس طرح دنیا میں اسلام کی شوکت اور قرآن کریم کی عظمت کا اظہار ہوا کہ یہی اس پیشگوئی کی اصل غرض تھی۔!

اس جلسہ میں جو حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا صدارت کے فرائض حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے سرانجام دئے۔ اپنی اپنی صدارتی تقریر میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی عظمت کو اجاگر کیا اور بتایا کہ مصلح موعود کی شخصیت اتنی اہم تھی کہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد صلحائے امت نے بھی اس کی خبر دی۔ بلکہ قبل از زمانہ اسلام یہود میں سے (جیسا کہ طالمود کی حدیث سے ظاہر ہے) اس کی پیشگوئی موجود تھی۔ آپ نے بتایا کہ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے کا زندہ ثبوت ہے اور اسلام کی صداقت کی ایک اہم دلیل ہے۔ اس نشان کی جو اغراض بتائی گئی تھیں وہ سب کی سب پوری ہوئیں اور ہم سب اس امر کے گواہ ہیں کہ مصلح موعود کی جملہ علامات کا ایک ایک نقطہ ایسے رنگ میں پورا ہوا کہ اسے دیکھکر ہماری روح اپنے خدا کے آستانہ پر سربسجود ہو جاتی ہے۔

حضرت سیدہ ممدوحہ کی اس تقریر سے قبل پروگرام کے مطابق محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ۔ اور محترمہ شوکت گوہر صاحبہ نے بھی تقاریر کیں اور پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کے پورا ہونے کا تذکرہ کیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ محترمہ نجم النساء صاحبہ نے کی تقاریر کے دوران وقفہ وقفہ سے عزیزہ طاہرہ خان و پروین اختر۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ۔ محترمہ ممتاز عصمت محترمہ صالحہ درد اور محترمہ امۃ القدیر کام نے مصلح موعود کی شان میں مختلف نظمیں پڑھیں۔ بالآخر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(امۃ اللطیف سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

چنیوٹ میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود

چنیوٹ ۲۱ فروری بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چنیوٹ میں زیر صدارت مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ جلسہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد ہوا جس میں مقررین نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں اور اس کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور اس کے بعد جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء پر ارشاد فرمودہ حضرت المصلح الموعودؓ کی تقریر سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں پیشگوئی کے اس حصہ پر روشنی ڈالی گئی تھی کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ مکرم ملک سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ نے جماعت کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اس پیشگوئی کے نتیجہ میں جماعت پر عائد ہوتی ہیں اور فرمایا۔ ہم اس پیشگوئی سے کما حقہ فائدہ اسی صورت میں اٹھا سکتے ہیں۔ جب اس پیشگوئی کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے اندر مناسب تبدیلی پیدا کریں۔ مکرم جنجوعہ صاحب کی تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ جس کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(نامہ نگار)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں

جس طرح چاک قبا پھول کی ہستی تک ہے — پھول کے بعد بھی دوش صبا رہتی ہے
جس طرح مہر جہاں تاب کے چھپ جانے پر — ابر پاروں میں درخشندہ ضیا رہتی ہے
جس طرح ڈوبتے مہتاب سے بچھڑی ہوئی ضو — نیلگوں جھیل کی آغوش میں آ رہتی ہے
جس طرح گونجتے بربط کی خموشی کے بعد — پردۂ ذہن میں بربط کی صدا رہتی ہے
جس طرح ٹوٹ کے سورج سے کوئی شوخ کرن — اوس کی سی آرسی میں جلوہ نما رہتی ہے

ہے تری یاد اسی طور سے دل میں باقی
تیری تصویر ہے یوں آنکھ کے تل میں باقی

ہم تری یاد کو سینوں سے لگا رکھیں گے — ہم تری یاد پہ بنیاد وفا رکھیں گے
اپنی آنکھوں میں سجائے ہوئے تا روز ابد — تیری تصویر کو ارباب وفا رکھیں گے
تیری عظمت کا ستاروں پہ نشاں گاڑیں گے — تیرے اغیار کا پرچم نہ بپا رکھیں گے
تیرا پیغام سنائیں گے جہانداروں کو — تیرے عشاق کے سر تاج بقا رکھیں گے
تیرے انوار معارف ترے افکار جمیل — وقت کے آئینے میں جلوہ نما رکھیں گے
یہ جہاں تیرے مقامات سے آگاہ نہیں — تیرے خادم یہ تغافل نہ روا رکھیں گے
تیری ہستی کے مقاصد کی کریں گے تکمیل — تیری منزل کا افق پیش نگہ رکھیں گے
ہم کو محبوب تری زیست کا ہر لمحہ ہے — تیرے ہر لمحہ کو راہ نما رکھیں گے
ہم رہیں یا نہ رہیں زندہ ترا نام رہے — ہم ترے نام کو سینوں سے لگا رکھیں گے

تیرے ہر لمحے سے وابستہ ہیں یادیں اپنی
تجھ سے پائی ہیں محبت نے مرادیں اپنی

ہم تری یاد کے ایوان کریں گے تعمیر — ہر طرف نور کے مینار نظر آئیں گے
خنجر نور سے ظلمت کا جگر چیریں گے — ہر طرف صبح کے آثار نظر آئیں گے
تیرے انوار سے اندھوں کو ملیں گی آنکھیں — فاش تقدیر کے اسرار نظر آئیں گے
جو پرستار ہیں مصنوع خداؤں کے — رب کعبہ کے پرستار نظر آئیں گے
ہم پہاڑوں کی بلندی سے پڑھیں گے قرآن — کفر و الحاد نگوں سار نظر آئیں گے
جب بھی ابلاغ صداقت کی ضرورت ہوگی — تیرے دیوانے سر دار نظر آئیں گے
تھک کے بیٹھیں گے نہ تکمیل جنوں سے پہلے — پیکر شعلۂ کردار نظر آئیں گے

تیری بنیاد پہ تعمیر ابھی باقی ہے
عشق کے خواب کی تعبیر ابھی باقی ہے

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلہائے رنگا رنگ

تاریخ اسلام — مرتبہ: شیخ خورشید احمد

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبۃ الوداع

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵ ذیقعد ۱۰ھ کو حج بیت اللہ کرنے کے ارادہ سے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے مہاجرین و انصار کی ایک بھاری تعداد حضور کے ہمراہ تھی۔ حضور ۴ ذی الحجہ کو مکہ میں وارد فرما ہوئے۔ عرفات کے میدان میں حضورؐ نے ایک اہم خطبہ ارشاد فرمایا جو تاریخ اسلام میں خطبۃ الوداع کے نام سے معروف ہے۔ اس میں حضور نے فرمایا!

"اے لوگو! جو کچھ میں اس وقت کہنے لگا ہوں اسے غور سے سنو کہ شاید اس کے بعد میں یہاں پر تم سے نہ مل سکوں!

"اے لوگو! اس دن اور اس مہینہ کی طرح تم پر ایک دوسرے کے جان و مال بھی حرام ہیں۔ امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹا دو دوسروں پر ظلم نہ کرو تاکہ تم بھی ظلم کا نشانہ نہ بنو۔ سود تم پر حرام کیا گیا ہے تم شیطان کے بہکانے میں مت آؤ۔ اے لوگو جس طرح تم عورتوں پر حق رکھتے ہو اسی طرح عورتیں بھی تم پر کچھ حق رکھتی ہیں اس لئے عورتوں کے حقوق ادا کرو اور ان سے احسان کا سلوک کرو۔ میں اپنے بعد تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں (۱) کتاب اللہ (۲) اپنی سنت۔ جب تک تم کتاب اور میری سنت پر عمل کرتے رہو گے تم گمراہی سے بچے رہو گے۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان میں سے کسی کے لئے دوسرے مسلمان بھائی کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ عربی کو عجمی پر۔ سرخ کو سفید پر سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ فضیلت اس کو حاصل ہے جو تقوےٰ سے کام لے۔

اپنے غلاموں کے ساتھ برابر کا سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کے لئے وراثت کی رو سے اس کا حق قائم اور مقرر کر دیا ہے۔ اب وارثوں کے لئے اس میں تبدیلی ناجائز ہے۔ کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال پر تصرف کرے۔ اے لوگو! اگر قرض لو تو اسے لوٹا دیا کرو، مانگی ہوئی چیز واپس کیا کرو اور اگر کوئی شخص کسی کا ضامن بنتا ہے تو خلاف ورزی کی صورت میں وہ تاوان کا ذمہ دار ہے۔"

اس کے بعد حضور نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر تین بار فرمایا کہ "اے خدا تو گواہ رہ کہ میں نے تیرے احکام کو لوگوں تک پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دیا"۔

سیرت سوانح

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات میں سے تھیں آپ وہ پہلی مبارک خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد زوجیت میں آئیں۔

آپ کے والد کا نام زمعہ بن قیس تھا اور والدہ کا نام شموس تھا۔ آپ کا پہلا نکاح آپ کے چچا زاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوا تھا۔ سکران کی زندگی میں ایک دفعہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور آپ نے اپنے پاؤں حضرت سودہؓ کی گردن پر رکھے ہیں۔ پھر ایک مرتبہ آپ نے اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں تکیہ کے سہارے لیٹی ہوئی تھی کہ آسمان سے چاند پھٹ کر مجھ پر گر پڑا ہے۔ جب آپ نے اپنے یہ خواب اپنے خاوند سکران بن عمرو سے بیان کئے تو انہوں نے اس کی یہ تعبیر بیان کی کہ میں تمہاری زندگی میں مر جاؤں گا اور پھر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح آؤ گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کے نکاح کے کچھ عرصہ بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ دونوں کے تعلقات آپس میں بہت خوشگوار تھے اکثر خانگی امور میں دونوں آپس میں مشورہ کر لیا کرتی تھیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازدواج مطہرات کو ارشاد فرمایا کہ اب اس حج کے بعد گھر سے مت نکلنا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ حضرت سودہؓ حضور کی رحلت کے بعد کبھی گھر سے نہیں نکلیں اور آپ نے سختی کے ساتھ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور کے ارشادات کی اطاعت کا آپ کو کتنا خیال رہتا تھا۔

آپ بہت عمدہ اوصاف و اخلاق کی مالک تھیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سوائے سودہ کے اور کسی عورت کو حسد سے خالی نہیں پایا۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے دل میں کئی دفعہ یہ تمنا پیدا ہوئی ہے کہ کاش میری روح سودہ کے قالب میں ہوتی۔

عفان بن مسلم کے حوالہ سے ابن سعدؓ نے لکھا ہے کہ ایک دن سب ازواج مطہرات جمع ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کون سب سے پہلے جنت میں آپ کو ملے گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جو تم میں سے سب سے زیادہ بڑے ہاتھ والا ہوگا۔

جب حضرت رسول مقبول رحلت فرما گئے۔ تو ازدواج مطہرات ایک دوسرے کے ہاتھ ناپا کرتی تھیں اور حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے بڑا نکلتا تھا۔ مگر بعد میں جب سب سے پہلے حضرت زینب بن جحش نے وفات پائی۔ تو یہ معلوم ہو گیا کہ ہاتھ کے بڑا ہونے سے مراد زیادہ صدقہ دینا تھا۔ کیونکہ حضرت زینبؓ کو صدقہ و خیرات بہت محبوب تھا۔

حضرت سودہ کی وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آخری ایام میں ہوئی۔ آپ کی اولاد کے ذکر سے اکثر کتب سیر خالی ہیں البتہ زرقانی میں لکھا ہے کہ پہلے شوہر سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام عبدالرحمن تھا۔ یہ لڑکا جنگ جلولاء ایران میں شہید ہوا۔

مامور الٰہی کی صداقت کا ایک معیار

دنیا میں ہر چیز کو پہچاننے کے لئے کچھ علامات ہوتی ہیں۔ مثلاً آگ کی علامت یہ ہے کہ اس میں حرارت اور گرمی ہوتی ہے۔ برف کو اس کی ٹھنڈک کی وجہ سے پہچان لیا جاتا ہے شکر کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ میٹھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ —— اب سوال قابل غور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مامور دنیا کی اصلاح کے لئے اور دین کی خدمت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں ان کی صداقت کو کیسے پہچانا جاتا ہے وہ کونسی علامات ہیں جن کے ذریعے ہمیں یہ علم ہو سکتا ہے کہ یہ واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ مامور بھیجے مگر ان کی صداقت کی علامات اپنے بندوں کی راہ نمائی کے لئے مقرر نہ کرے۔

اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم قرآن کریم پر تدبر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ماموروں کی صداقت کے متعدد نہایت واضح اور معین معیار بیان کئے گئے ہیں۔ جن کی مدد سے ہم بڑی آسانی سے ہر نبی اور ہر مامور کی صداقت کو پرکھ سکتے ہیں۔ بطور نمونہ ایک علامت درج کی جاتی ہے۔

پاکیزہ زندگی

مامور کی ایک علامت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے کہ اس کی دعوے سے پہلی زندگی اتنی بے عیب اور پاکیزہ ہوتی ہے کہ دشمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ سورہ یونس میں فرماتا ہے:۔

"فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(یونس ع ۲)

یعنی مامور الٰہی لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اے لوگو! میں نے دعویٰ سے پہلے کافی عمر تمہارے درمیان گذاری ہے۔ تم میری اس عمر پر غور کرو اور سوچو کہ وہ کیسی ہے اگر میرا قبل از دعویٰ کی زندگی پاک اور بے عیب ہے۔ تو پھر تم خود غور کرو کہ ایک پاکباز انسان سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یکدم اللہ تعالےٰ پر افتراء جیسے گناہ عظیم میں مبتلا ہو جائے اور ماموریت کا جھوٹا دعوےٰ کر دے۔ پس میری قبل از دعویٰ ماموریت کی پاک زندگی دلیل ہے اس امر کی کہ میں نے اللہ تعالےٰ کے اذن اور ارشاد سے ماموریت کا دعویٰ کیا ہے اور میں اپنے اس دعویٰ میں ہرگز جھوٹا نہیں ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس علامت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا میری پہلی زندگی میں نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میرے سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

حضور علیہ السلام کے چیلنج کے باوجود آپ کے مخالفین میں سے کوئی بھی آپ کی قبل از دعوےٰ کی زندگی پر اعتراض نہ کر سکا۔ بلکہ آپ کے اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی جنہوں نے بعد میں آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ

"مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۷ صفحہ ۹)

فضیلت اسلام

اسلام کا احسان عام

(رقم فرمودہ حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ)

اوّل۔ توحید الٰہی کو سکھایا اور بتایا۔ خدا ہی متصف بصفات کاملہ اور ہر برائی سے پاک ہے۔ خدا ہی عبادت کے لائق ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ وہ کسی کا باپ۔ نہ ایسی کہ وہ یہود سے مار کھائے نہ ممکن پتھروں میں حلول کرے۔ جورو نہیں رکھتا جو بہکا لے جانے والے سے لڑائی کی اسے حاجت ہو۔ کل شئے کا خالق ہے۔ ارواح اور ذرات عالم اور ان کے خواص اور زمانہ وغیرہ سب اسی کا بنایا ہوا ہے وہ پیدا کرنے میں کسی چیز کا محتاج نہیں

دوم۔ تمام مقدسوں کی بے ادبی سے منع کیا۔ اور فرمایا۔

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۔ (سورۂ انعام سیپارہ ۷)

سوم۔ کل دنیا میں منذرین کا آنا تسلیم فرمایا۔ اور انصاف سے مذاہب پر کلی انکار نہیں کیا بلکہ تمام انبیاء اور رسل پر یقین کرنا اور ان پر ایمان لانا بتایا۔ اور فرمایا!

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (سورہ فاطر سیپارہ ۲۲)

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورہ بقر سیپارہ ۱ رکوع ۱)

چہارم۔ کسی نبی کی نسبت طعن نہیں کیا۔ انبیاء کی تعلیم پر نہیں بھی نکتہ چینی نہیں کی بلکہ نصائح کو بدوں طعن و تشنیع بیان کیا ہے مطاعن بیان کرنے میں بالکل سکوت فرمایا۔ یہود اور عیسائیوں کو فرما سکتے تھے کہ تم کن لوگوں کے تابع ہو۔ لوط اور یعقوب۔ داؤد اور سلیمان۔ حسب کتب عہد عتیق کیسے تھے۔ بلکہ تمام بزرگان یہود۔ اور مسیح کی عظمت بیان کی۔ برائے نام بھی اُن کے مطاعن کا تذکرہ نہ فرمایا! بڑی مدح سرائیاں کیں۔ عیسائیوں، آریوں یہودیوں کی عادت ہے کہ کسی کی مذہبی خوبیوں سے چشم پوشی کر کے اس کے مطاعن بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

عیسائیوں کی مقدسہ کتب میں ایسے ایسے خطرناک حالات انبیاء کے مندرج ہیں۔ جن کے پڑھنے سے ان بزرگوں کے چال چلن پر حرف آتا ہے۔ اور پھر جب قائل کی حقارت ثابت ہوتی ہے تو اس کے کلمات کی عظمت خاک بھی نہیں رہتی۔ مقدس کتابوں میں اگر لکھا ہو کہ فلاں شخص حسب عام رائے، ہمعصروں کے شرابی اور کھاؤ اور بدکاروں کا دوست تھا تو ایسے شخص کی تعلیم پر کسیا توجہ ہوگی۔

پنجم۔ علم کی ترقی پر بڑی ترغیب دی

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(سورۂ فاطر۔ سیپارہ ۲۲ رکوع ۱۵)

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۔ (سورۂ مجادلہ سیپارہ ۲۸)

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

(سورۂ زمر سیپارہ ۲۳)

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ۔ (سورۂ بنی اسرائیل سیپارہ ۱۵)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔

(سورۂ بقرہ سیپارہ ۱ رکوع ۸)

پھر الٰہی رحمت کی نسبت اسلام میں آیا

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ وَرَحْمَتُهٗ سَبَقَتْ غَضَبَهٗ ۔

غرض اسلام نے توحید۔ صبر اور شکر۔ خوف اور باری تعالےٰ سے امید اور رضا اور زہد اور عبادت۔ تقویٰ قناعت۔ سخاوت۔ احسان حسن ظن۔ حسن خلق۔ حسن معاشرت۔ صدق۔ اخلاص۔ عفت۔ شجاعت علم و عمل اور تمام بھلائیوں کے کرنے کی تاکید فرمائی۔

شرک اور غل اور کینہ اور حسد۔ تکبر۔ حب الثنا۔ ریا۔ غضب۔ عداوت۔ بغض۔ طمع۔ بخل۔ فخر۔ لایعنی میں خوض۔ عیاشی اور سستی حرامخوری۔ بیحیائی۔ قلت رحمت۔ مکر۔ دغا۔ خیانت۔ چغلی۔ جہل جُبن اور ہر ایک برائی سے ممانعت کر دی۔ (فصل الخطاب)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ عرصہ ۱½ ماہ سے بعارضہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث بیمار ہے اور اب میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ عنقریب ہڈی کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

(محمد رشید از لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچپن

ایک معمر ہندو جاٹ نے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گود میں کھلایا بھی تھا یہ شہادت دی کہ

جب سے اس نے ہوش سنبھالا ہے بڑا ہی نیک رہا۔ دنیا کے کسی کام میں نہیں لگا بچوں کی طرح کھیل کود میں مشغول نہیں ہوا۔ شرارت فساد، جھوٹ گالی کبھی اس میں نہیں۔ ہم اور ہمارے ہم عمر اس کو سست سادہ لوح اور بے عقل سمجھا کرتے تھے کہ یہ کس طرح گھر بسائے گا۔ سوائے الگ مکان میں رہنے کے اور کچھ کام ہی نہیں تھا۔ نہ کسی کو مارا نہ آپ مار کھائی۔ نہ کسی کو برا کہا نہ آپ کو کہلایا۔ ایک عجیب پاک زندگی تھی مگر ہماری نظروں میں اچھی نہیں تھی نہ کہیں آنا نہ جانا۔ نہ کسی سے سوائے معمولی بات کے بات کرنا۔ اگر ہم نے کبھی کوئی بات کہی کہ میاں دنیا میں کیا ہو رہا ہے تم بھی ایسے رہو۔ اور کچھ نہیں تو کھیل تماشہ کے طور پر ہی باہر آیا کرو۔ تو کچھ نہ کہتے ہنس کے چپ ہو رہتے تم عقل پکڑو کھاؤ کماؤ کچھ تو کیا کرو۔ یہ سن کر خاموش ہو رہتے۔ آپ کے والد مجھے کہتے۔ نمبردار! غلام احمد کو بلا لاؤ اسے کچھ سمجھا دیں گے۔ میں جاتا بلا لاتا والد کا حکم سن کر اسی وقت آجاتے اور چپ چاپ بیٹھ جاتے اور نیچی نگاہ رکھتے آپ کے والد فرماتے۔ بیٹا غلام احمد ہمیں تمہارا بڑا فکر اور اندیشہ رہتا ہے تم کیا کر کے کھاؤ گے اس طرح زندگی تم کب تک گزارو گے۔ تم روزگار کرو کب تک دلہن بنے رہو گے۔ خورد و نوش کا فکر چاہیئے۔ دیکھو دنیا کماتی کھاتی پیتی ہے کام کاج کرتی ہے۔ تمہارا بیاہ ہوگا بیوی آوے گی، بال بچے ہوں گے وہ کھانے پینے پہننے کے لئے طلب کریں گے۔ ان کا تعہد تمہارے ذمہ ہوگا اس حالت میں تو تمہارا بیاہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ کچھ ہوش کرو۔ اور غفلت اور اس سادگی کو چھوڑ دو۔ میں کب تک بیٹھا رہوں گا۔ بڑے بڑے افسروں حاکموں سے میری ملاقات ہے وہ ہمارا لحاظ کرتے ہیں میں تم کو چٹھی لکھ دیتا ہوں تم تیار ہو جاؤ یا کہو تو میں خود جا کر سفارش کروں۔ تو مرزا غلام احمدؑ کچھ جواب نہ دیتے وہ بار بار اسی طرح کہتے۔ آخر جواب دیتے تو یہ دیتے کہ ابا بھلا بتاؤ تو سہی کہ جو افسروں کے افسر اور مالک الملک احکم الحاکمین کا ملازم ہو اور اپنے رب العالمین کا فرمانبردار ہو اس کو کسی کی ملازمت کی کیا پروا ہے ویسے میں آپ کے حکم سے بھی باہر نہیں۔ مرزا غلام مرتضےٰ صاحب یہ جواب سن کر خاموش ہو جاتے اور فرماتے اچھا بیٹا جاؤ اپنا خلوت خانہ سنبھالو۔ جب یہ چلے جاتے تو ہم سے کہتے کہ میرا بیٹا ملاں ہی رہے گا میں اس کے واسطے کوئی مسجد ہی تلاش کر دوں جو دس بیس من دانے ہی کما لیتا مگر میں کیا کروں یہ تو ملاگری کے بھی کام کا نہیں۔ ہمارے بعد یہ کس طرح زندگی بسر کرے گا ہے تو یہ نیک صالح مگر اب زمانہ ایسوں کا نہیں چالاک آدمیوں کا ہے پھر آبدیدہ ہو کر کہتے کہ جو حال پاکیزہ غلام احمد کا ہے وہ ہمارا کہاں ہے **یہ شخص زمینی نہیں آسمانی ہے یہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔**"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم)

مسئلہ الوہیت مسیح اور اسلام

عیسائی صاحبان کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خود قرآن کریم نے روح اللہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وروح منہ (سورۃ النساء) وہ کہتے ہیں کہ جو روح اللہ ہو اس کی الوہیت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم ہرگز یہ نہیں کہتا کہ جسے روح اللہ قرار دیا جائے اسے خدا سمجھو اگر روح اللہ سے مراد خدا ہو سکتا ہے تو قرآن کریم تو حضرت آدم کے حق میں بھی کہتا ہے کہ ثم سواہ ونفخ فیہ من روحہ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین پھر جبریل کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا سویا (مریم) ان آیات کی روشنی میں تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت آدم اور حضرت جبرائیل کو بھی الوہیت کا مقام حاصل تھا حالانکہ ایسا کوئی بھی نہیں مانتا۔

علاوہ ازیں قرآن کریم صاف اور واضح الفاظ میں عقیدہ الوہیت مسیح کی تردید کرتا ہے بلکہ اسے کفر قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ

عیسائی صاحبان بعض اوقات یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ قرآن کریم نے مسیح کو خدا کا کلمہ قرار دیا ہے جو الوہیت مسیح کی دلیل ہے۔ اس کے جواب میں سورہ کہف کی یہ آیت یاد رکھنی چاہیئے۔

لو کان البحر مدادا لکلمت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا (ترجمہ) تو انہیں کہہ کہ اگر ہر ایک سمندر میرے رب کے کلمات (کے لکھنے) کے لئے روشنائی بن جاتا تو میرے رب کے کلمات کے ختم ہونے سے پہلے ہر ایک سمندر کا پانی ختم ہو جاتا گو اسے زیادہ کرنے کے لئے ہم اتنا ہی (اور پانی سمندر کا) لا ڈالتے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات تو بے حد و بے شمار ہیں۔ پس کلمہ قرار دینے میں حضرت مسیح کو کوئی ایسی خصوصیت حاصل نہیں ہے جس کی بنا پر انہیں الوہیت کا درجہ دیا جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں

اے دلوں کے پاسباں۔ اے مہر تابانِ چمن
ہے تیری ذات گرامی۔ آج بھی جانِ چمن
غیر ممکن ہے تجھے بھولے۔ جہانِ کارزار
اے سپہ سالار اعظم۔ اے امام کامگار
اس چمن کے لالہ و گُل میں جواں ہے تیری ذات
سچ تو یہ ہے۔ چشمۂ آبِ رواں ہے تیری ذات
ضو فگن ہیں جو دلوں میں۔ اُن پہ چھا سکتی نہیں
وقت کی گردش وہ قندیلیں بجھا سکتی نہیں
سُن رہا ہے تیرے پیغامِ بصیرت کو جہاں
تیری موجیں سُو بہ سُو ہیں۔ کارواں در کارواں
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے
دل کی ہر آواز میں شامل تیری آواز ہے
یہ یقیں ہے ہم کو اے سرچشمۂ ابرِ بہار
"جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجامکار"
انقلاب تازہ پھر اک رونما ہونے کو ہے
یہ زمیں بڑھ کر نثار مصطفےٰ ہونے کو ہے

(عبدالسلام اختر۔ ایم۔ اے)

فوری ضرورت

مغربی افریقہ کے لئے ایک ڈاکٹر کی فوری ضرورت ہے جو ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے علاوہ آنکھوں کی بیماریوں کا ماہر ہو خدمتِ دین کے ساتھ مالی منفعت کا موقعہ بھی ہے ایسے ڈاکٹر خود اپنے کوائف سے جلدی اطلاع دیں (سیکرٹری نصرت جہاں)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس ملین ۲ روپے ناصر دواخانہ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴ لائل پور گولبازار ربوہ فون ۳۸

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(از یکم مئی ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۷۱ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۱/۵/۷۱ تا ۳۰/۴/۷۴) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵/۴/۷۱ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخابات ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جا سکے۔

ضروری نوٹ: بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں تمام عہدیداران کے از سر نو انتخابات ہونے چاہئیں۔ جن عہدوں پر ۷۱-۷۴ کے لئے اب منظوریاں دی جا رہی ہیں۔ ان عہدوں پر آئندہ میعاد میں تقرر کے لئے بھی نیا انتخاب ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں۔ بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح انتخابات پر کارروائی بروقت نہیں ہو سکتی اور منظوری بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں ان کے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں وقت نہ ہو اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ انتخابی رپورٹ کے ساتھ ضرور شامل ہونی چاہیئے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

جن جماعتوں کے پاس انتخابات کروانے سے متعلق قواعد و ضوابط کی کتاب موجود نہ ہو وہ نظارت علیا سے بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔ اس کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپے پانچ پیسے ہے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فلاح پانے والوں کی ایک نمایاں صفت

قرآن شریف میں فلاح پانے والے مومنوں کی جہاں دیگر صفات کا ذکر ہے۔ وہاں ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون۔ یعنی وہ لوگ (جو مومن ہیں) زکوٰۃ ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اسلام کا ایک نہایت اہم رکن ہے۔ جسے نظر انداز کرنا مومن کے شایان شان نہیں ہے۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے صاحب نصاب احباب کو جنہیں ابھی تک اس مسئلہ کی اہمیت کا علم نہیں ہے۔ انہیں اس سے آگاہ کیا جائے اور مالی سال کے اختتام تک یعنی ۳۰/۴/۷۱ سے پہلے پہلے زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے ارسال مرکز فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا: میرے بزرگ محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب صحابی آف قلعہ صوبہ سنگھ بیمار ہیں خود چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ملک عبداللہ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ سائنس بلاک تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اس وقت تک لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ساڑھے باسٹھ ہزار روپیہ خرچ کرنے کے لئے دیا جا چکا ہے۔ اس کے برعکس ہماری بہنوں اور لجنات کی طرف سے کل ۴۰۰۰۰ روپے چندہ ابھی تک وصول ہوا ہے گویا مزید ۲۲۵۰۰ روپے جو قرض لے کر خرچ کئے گئے ہیں وہ بہنوں کے ذمہ ہیں۔ میں ان بہنوں کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے میری تحریک پر لبیک کہتے ہوئے تین تین سو کی رقم اس سلسلہ میں پیش کیں باقی تمام لجنات کو بھی چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہ جائزہ لے کر ان بہنوں کو خصوصی تحریک کریں جو تین سو دینے کی استطاعت رکھتی ہوں۔ صرف ستر بہنیں اور ایسی ہوں جو تین سو کی رقم دیں تو یہ قرضہ بہت جلد ادا ہو سکتا ہے۔ اس وقت تین سو یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کی تعداد صرف ۹۴ ہے۔ ایک عمارت جو قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اس پر خرچ کی ہوئی رقم کو پورا کرنا زیادہ اہم ہے اور بہت تھوڑی مدت میں اس کو پورا کر دینا چاہیئے تاکہ ہم اور کاموں کی طرف توجہ دے سکیں۔ میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ آیا ہے۔

حلقہ لجنہ اماء اللہ گلبرگ لاہور	۳۰۰/-
زینب بیگم محمود الحسن صاحب ڈھاکہ	۳۰۰/-
عائشہ بیگم جھنگ صدر	۳۰/-
لجنہ اماء اللہ سرگودھا	۳۰/-
مسز شاہ پرنسپل جامعہ نصرت اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے	۲۰/- قسط ۲
امۃ اللہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور	۵۰/-
لعل خاتون صاحبہ انور آباد	۵۰/-
لجنہ گرمولا ورکاں	۴/۵۰
ثریا بیگم چک ۳۱۳ ج ب ضلع لائل پور	۱۰/-
لجنہ واہ کینٹ	۱۲/-
مبارکہ بیگم اہلیہ محمود احمد صاحب باجوہ لائلپور	۳۰۰/-
طاہرہ زکیہ اہلیہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب امریکہ	۳۰۰/-
لجنہ اوکاڑہ	۷/۷۹
" مسن باڈہ	۳۱۳/-
" مردان	۲۳۰/-

چندہ انصار اللہ ایک ضروری وضاحت

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس کی ہدایت کی روشنی میں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ بیشک چندہ مجلس انصار اللہ کی شرح نصف پیسہ فی روپیہ ہے اور اس کی ادائیگی ہر انصار پر لازمی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو احباب اس سے بڑھ کر دینے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ شرح سے زیادہ نہ دیں یا ان سے زیادہ وصول نہ کیا جائے اس طریق پر چل کر ہی منظور شدہ بجٹ پورا کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ بعض مجالس کا جو حصہ شرح سے کم ادا کرتا ہے یا نادہندہ ہے اس کمی کو کیونکر پورا کیا جا سکتا ہے۔" (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے (ناظر بیت المال)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنے یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
چائنہ ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمِ اسلام

عالمِ اسلام کی مختصر تاریخ

خلفائے راشدین کے عہد میں مسلمان برصغیر میں وارد ہوئے ۷۱۲ء میں خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا۔ گیارہویں صدی عیسوی میں محمود غزنوی اور اس کے بعد محمد غوری نے یہاں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی اور ۱۲۰۶ء سے ۱۸۵۷ء تک مملوک خلجی، تغلق، لودھی اور مغل سلاطین نے اس سرزمین پر حکومت کی۔ مشرقی پاکستان کو مسلمان جرنیل اختیار الدین محمد بن بختیار خلجی نے ۱۲۰۶ء میں فتح کیا اور ۱۷۵۷ء تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔ اس کے بعد فرنگی استعمار نے پورے برصغیر پر اپنا تسلط قائم کر لیا۔ ۱۹۴۷ء میں اسے آزادی ملی۔

ترکی

پہلی صدی ہجری میں مسلمانوں نے اس سرزمین پر قدم رکھا۔ سلجوقی عہد میں سلیمان بن قتلمش نے اناطولیہ میں اسلامی حکومت قائم کی۔ بعد میں عثمانی ترکوں نے اپنی حکومت قائم کی اور ۱۴۵۳ء میں قسطنطنیہ فتح کر کے اسے پایہ تخت قرار دیا۔ پہلی عالمی جنگ میں غازی مصطفیٰ کمال پاشا نے مغربی استعمار کو شکست دے کر اور ترکی کو ایک مضبوط ملک بنانے کی بنیاد رکھی۔

ایران

۱۶ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں حضرت سعد بن وقاصؓ کے ہاتھوں یہ ملک فتح ہوا۔ اس کے بعد امویوں اور عباسیوں کی عملداری میں رہا۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں قاچاریوں نے یہاں اپنی حکومت قائم کی۔ ۱۹۲۵ء میں قاچاری رہنما کی معزولی کے بعد رضا شاہ پہلوی کے ہاتھوں پہلوی خاندان کی بنیاد پڑی۔

سعودی عرب

خلفائے راشدین، امویوں، عباسیوں اور مصر کے مملوک سلاطین کے بعد یہاں باب عالی کی عملداری قائم رہی۔ ۱۹۲۰ء میں سلطان عبدالعزیز بن سعود نے نجد حجاز کو فتح کر کے مملکت سعودی عربیہ کی بنیاد رکھی۔

متحدہ عرب جمہوریہ

۲۱ھ میں حضرت عمرو بن العاص نے مصر فتح کیا۔ خلفائے راشدین اور امویوں کے بعد ۳۵۸ھ تک یہ ملک عباسیوں کی عملداری میں رہا۔ اس کے بعد ۵۶۷ھ تک یہاں عبیدی (فاطمی) اور ۶۴۸ھ تک ایوبی قابض رہے۔ ایوبی سلطان صلاح الدین نے صلیبی جنگوں میں نمایاں کردار ادا کیا حتیٰ کہ ان کے خلاف پورے یورپ میں "عشر صلاح الدین" کے نام سے ٹیکس وصول کیا گیا۔ ۱۵۱۷ء تک مملوک سلاطین کی حکومت قائم رہی اور ۱۹۱۲ء تک عثمانی سلاطین کی سیادت محمد علی پاشا اور اس کے جانشینوں کی نگرانی میں قائم رہی جو ۱۹۵۲ء میں فوجی انقلاب کے ذریعہ یہاں کی بادشاہت ختم ہوئی۔

سوڈان

اموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں مسلمان اس سرزمین میں داخل ہوئے۔ مصر کے محمد علی پاشا نے ۱۸۲۰ء میں سوڈان کو فتح کر کے اسے مصر میں شامل کیا۔ ۱۸۸۰ء میں فرنگی استبداد کے خلاف مہدی سوڈانی نے علم حریت بلند کیا۔ ۱۹۵۶ء میں یہ ملک آزاد ہوا۔

شام

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ حضرت یزید بن ابو سفیان اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس ملک کو فتح کیا شام کے شہر دمشق کو ۴۱ھ سے ۱۳۲ھ تک اسلامی دارالسلطنت کی حیثیت حاصل رہی عباسی سلطنت کے زوال کے بعد یہاں بنو حمدان اور اتابک ترکوں کی حکومت قائم رہی۔
عمادالدین زنگی اور نورالدین زنگی نے صلیبی معرکوں میں نمایاں کردار ادا کیا فاطمیوں ایوبیوں اور مملوکوں کے بعد عثمانی ترکوں کی اس پر عملداری قائم رہی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد فرانسیسیوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور دوسری عالمی جنگ کے بعد یہ ملک آزاد ہوا۔

عراق

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں مسلمانوں نے اسے فتح کیا اس کے بعد اموی۔ عباسی منگول اور ترک حکمرانوں نے اس پر حکومت کی۔
پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ نے اسے فتح کر کے امیر فیصل بن شریف حسین کو یہاں کی حکومت تفویض کی۔ جس کے خاندان کی حکومت ۱۹۵۸ء میں ہونے والے ایک فوجی انقلاب کے ذریعہ ختم ہوئی۔

لیبیا

حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہد میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ نے یہاں کے حاکم جرجیر کو شکست دے کر اس ملک کو سلطنت کے ایک صوبے کی حیثیت دے دی امویوں کے بعد عباسی دور میں اغالبہ نے یہاں اپنی حکومت قائم کی۔ سلطان سلیمان اعظم کے زمانے میں یہاں عثمانی ترکوں کی حکومت قائم ہوئی۔ ۱۹۱۱ء میں اٹلی نے اس ملک پر فوج کشی کر کے قبضہ کر لیا۔ عرب قبائل نے استعمار کے خلاف جنگ جاری رکھی۔ دوسری عالمگیر جنگ میں یہاں اتحادیوں اور محوری طاقتوں کے درمیان زبردست معرکے ہوتے۔ ۱۹۵۱ء میں یہ ملک آزاد ہوا۔

جمہوریہ صومالیہ

دوسری صدی ہجری میں مسلمان اس ملک میں وارد ہوئے۔ اور تیسری صدی ہجری میں یہ اسلامی ملک بن گیا۔ ۱۹ویں صدی کے آخر میں برطانیہ اطالیہ اور فرانسیسیوں نے اس پر قبضہ کر کے آپس میں تقسیم کر لیا۔ مسلمانوں نے ان کے خلاف مقاومت کی تحریک جاری رکھی اور آخر ۱۹۶۰ء میں اسے آزادی ملی۔

عوامی جمہوریہ جنوبی یمن

جزیرۃ العرب کے جنوب میں یہ ملک ۳۰ر نومبر ۱۹۶۷ء کو آزاد ہوا۔ خلفائے راشدین کے عہد میں اسلام کے قدم اس سرزمین پر پہنچے اور ۱۹ویں صدی کے اوائل تک یہاں عرب قبائلی کے شیوخ کی ریاستیں قائم رہیں۔ انگریزوں نے گزشتہ ایک صدی سے اس علاقے کو اپنی تحویل میں لیا اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی من مانی کی۔

جمہوریہ یمن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں یمن کے ایرانی گورنر باذان نے اسلام قبول کیا اس طرح یمن میں اسلام کو فروغ حاصل ہوا۔ ۲۶ر ستمبر ۱۹۶۲ء میں یمن میں کرنل عبداللہ السلال نے بادشاہت کا خاتمہ کر دیا۔ اور نومبر ۱۹۶۷ء میں ایک دوسرے انقلاب کے ذریعہ جنرل حسن العامری نے اقتدار سنبھالا۔

مراکش

حضرت عقبہ بن نافع اور موسیٰ بن نصیر نے پہلی صدی ہجری میں مراکش فتح کر کے اموی سلطنت کا ایک جزو بنا دیا۔ امویوں کے بعد یہاں ادارسہ کی حکومت قائم ہوئی پانچویں صدی ہجری میں مرابطین نے اپنی حکومت کی ابتدا ان کے امیر یوسف بن تاشفین نے مراکش کا شہر آباد کیا۔
زمانۂ حال میں زبردست جدوجہد کے بعد مراکش آزاد ہوا۔

افغانستان

مسلمانوں نے پہلی صدی ہجری میں مہلب بن ابی صفرہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ہاتھوں اس ملک کو فتح کیا تیسری صدی ہجری میں یہاں دولت غزنویہ کی بنیاد پڑی جس کے مشہور حکمران سلطان محمود غزنوی تھے۔

انڈونیشیا

مسلمان تاجروں نے دوسری صدی ہجری میں یہاں اسلام پھیلایا۔ نویں صدی ہجری میں یہاں کی بیشتر آبادی مسلمان ہو گئی۔ اٹھارہویں صدی عیسوی میں وہ پورے انڈونیشیا پر قابض ہو گئے یہاں کے حریت پسندوں نے آزادی کی تحریک جاری رکھی اور دوسری عالمی جنگ میں جاپان اور ولندیزیوں دونوں سے مقابلہ کر کے اپنے ملک کو آزاد کرایا۔

الجزائر

عقبہ بن نافع الفہری نے حضرت معاویہ بن ابو سفیانؓ کے عہد میں یہ ملک مسلمانوں کی عملداری میں آیا۔ رشید عباسی کے دور میں یہاں اغالبہ کی حکومت قائم ہوئی۔ اس کے بعد فاطمیوں نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا۔
سلطان سلیمان اعظم کے عہد میں یہاں عثمانی ترکوں کا قبضہ ہو گیا۔ ۱۸۳۰ء میں فرانس نے حملہ کیا اور ۱۸۴۷ء تک فرانس کا تسلط قائم رہا فرانسیسیوں کے دور حکومت میں الجزائر کے حریت پسند دلوں نے آزادی کی تحریک جاری رکھی اور ۱۹۶۲ء میں آخر فرانس کو مجبور ہو کر الجزائر کو آزاد کرنا پڑا۔

تیونس

پہلی صدی ہجری کے آخر میں مسلمانوں نے اسے فتح کیا اور ۱۸۸۱ء تک یہاں کئی مسلمان خاندانوں کی حکومت قائم رہی۔ بعد ازاں فرانس نے تیونس پر قبضہ جما لیا لیکن تیونس کے وطن دوستوں نے فرانسیسیوں کے خلاف آزادی کی تحریک جاری رکھی۔ اور آخر کار ۱۹۵۶ء میں آزادی حاصل کی۔

البانیہ

مشرقی یورپ کے جزیرہ نما بلقان کے مغرب میں واقع البانیہ ایک مسلم ملک ہے سلطان مراد ثانی کے عہد میں البانیہ ترکوں کی عملداری میں آیا اور ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان کے بعد اس نے آزادی حاصل کی۔ لیکن پہلی عالمی جنگ کے دوران یہاں مختلف اقوام کی افواج کا مرکز بن گیا۔ ۱۹۳۰ء میں یہاں ایک جمہوری حکومت قائم ہوئی۔ ۱۹۳۹ء میں اطالیہ اس ملک پر قابض ہو گیا۔ اور دوسری عالمی جنگ کے بعد ۱۹۴۵ء میں یہاں انتخابات ہوئے اور ایک دستور تشکیل دیا گیا جس کی رو سے البانیہ کو جمہوریہ قرار دیا۔ محمد خواجہ البانیہ کے موجودہ سربراہ مملکت ہیں۔

کیمرون

کیمرون کی اسلامی ریاست نائیجیریا کے جنوب مشرق میں واقع ہے یکم جولائی ۱۹۶۰ء میں آزاد ہوا ۱۸۸۴ء میں استعمار کیمرون پر قابض ہو گیا تھا۔

زد جامِ عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے ایک ماہ کورس ۶۰ گولی ۲۰ روپے دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

کام شروع ہو چکا ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی الٰہی تحریک کے ماتحت اسلام کی سربلندی اور اشاعت کے لئے کام شروع ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی اس میں شمولیت کا موقع عطا فرمایا ہے۔ اپنے پیارے امام کی آواز پر ہم نے چندہ میں جو وعدے لکھوائے ان کی ادائیگی ہم پر فرض ہو چکی ہے اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لئے آگے قدم بڑھائیے جزاکم اللہ خیراً (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو"

کے زیر اہتمام دوسرے ڈاکٹر کے گھانا پہنچنے کی اطلاع بذریعہ تار مل گئی ہے اور تیسرے ڈاکٹر صاحب یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ۔

دوست دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ انہیں سرزمین بلال کے باشندوں کی بہترین رنگ میں خدمت کرنے کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ایک اہم ضرورت

صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ جماعت کے سب ڈاکٹروں کے نام معہ مکمل پتہ جات ہمیں بھجوائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کی تعمیل کے لئے ہمیں درکار ہیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں شیخ محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (تونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور) محلہ دارالبرکات مورخہ ۱۶ تبلیغ (فروری) بروز منگل بوقت دس بجے صبح وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب نے ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی۔ بہت ہی دعاگو بزرگ تھے انہیں بدھ کے روز بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ والد صاحب نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(سردار محمد بیت اللباس گولبازار ربوہ)

گمشدہ گھڑی

مورخہ ۱۷ فروری کو ایک کلائی کی گھڑی (CAMA) جس کا ڈیزائن ولیسٹرن واچ کا سا ہے اپنے مکان (متصل مکان شیخ نصیر الدین احمد صاحب) سے گول بازار کی طرف جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے جس دوست کو یہ گھڑی ملی ہو میرے گھر پر یا میری دکان (بالمقابل ایوان محمود) میں پہنچا کر ممنون فرمادیں۔

(مستری عبدالغنی کارپینٹر دارالرحمت شرقی ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجر)

حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ بیس روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ۱۸۴۴ء
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔
غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء ہیں۔
(مینیجر الفرقان ربوہ)

مرغی خانہ
چوزے اور چوزے گر مشینیں
۲۰۰ انڈے سے ۳۰۰۰ انڈے تک ہم سے خریدیں
ریڈ کیٹ چوزے لیکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ
یک روزہ چوزے ۹۰٪ ۳۰۰ روپے سینکڑہ
دو صد انڈے والی مشین تیل کی ۳۰۰/- بجلی کی ۳۰۰/-
بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۴۰۰/-
مینیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

لیکوریا اور دمہ کا شرطیہ علاج
دمہ ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ (سیالکوٹ)
لیکوریا مکمل کورس مع محصولڈاک ۳۱/- روپے

آفتابی سلاجیت
۵۰ فی صدی خون پیدا کرنے اور ہر قسم کے دردوں کے لئے بے نظیر اکسیر ہے۔
قیمت ۲۰ تولہ ۱۰ روپے ۸۰ تولہ ۴۰ روپے
ایک سیر کے آرڈر پر محصولڈاک معاف ہوگا۔
پتہ: جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

پرانی اور خطرناک امراض کا کامیاب طریق علاج
کیمور ڈیسٹم (جدید ہومیوپیتھی)
یہ طریقہ علاج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کے امراض میں سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس قدر مفید اور کامیاب ثابت ہوا ہے کہ ہمارے ہاں ان گنت اسرار اور سرٹیفکیٹس اس سلسلہ میں آتی رہتی ہیں جن میں سے مشتے نمونہ از خروارے وقتاً فوقتاً شائع بھی کی جاتی ہیں براہ کرم اس بہترین طریقہ علاج کو اپنا ئیے جو مرض کو جڑ سے ختم کر کے قوت حیات کو بڑھاتا ہے
تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کیجئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

آپ ہمیشہ
قابلِ اعتماد سروس
کراؤن ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینیجر)

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے
نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۸ ؍ تا ۲۴ ؍ ماہ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش

۱- گذشتہ ہفتہ کے اوائل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کسی قدر جوڑوں کی تکلیف رہی۔ نیز ضعف کی تکلیف بھی ہو جاتی رہی اور ایک روز لیٹے رہنے پر ہلکی سر درد کی شکایت بھی ہو گئی لیکن عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

۲- لیگوس (بذریعہ تار) احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی انتظامیہ کمیٹی نے بذریعہ کیبل گرام اس امر پر بہت شکر مندی کا اظہار کیا ہے کہ پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو گھوڑے پر سے گرنے کے باعث چوٹیں آئیں تاہم انہوں نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے ماتحت حضور شدید چوٹ لگنے سے محفوظ رہے۔ انہوں نے اپنے کیبل گرام میں لکھا ہے کہ ہم اپنے قادر و توانا اور شافیٔ مطلق خدا کے حضور نہایت عاجزی اور درد و الحاح سے دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا کرے۔ اور حضور کے مقدس اور بابرکت وجود کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب فرمائے۔ آمین

۳- حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۵ ؍ تبلیغ کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ آل عمران کی آیت ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون کی تفسیر بیان کرکے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت پر روشنی ڈالی آپ نے واضح فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت مسلمہ کے افراد کے لئے ایک بنیادی فریضہ ہے۔ امت مسلمہ کے خیر امت ہونے کا دار و مدار اس فریضہ کی ادائیگی پر ہے آپ نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہم پر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش بروئے کار لانے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ہمارا یہ ایک نہایت درجہ اہم اور بنیادی فرض ہے کہ ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کریں۔ اور اس میں کسی قسم کی غفلت اور سستی کو اپنے قریب نہ آنے دیں۔

۴- ۲۰ ؍ فروری ۱۹۷۱ء مطابق ۲۰ ؍ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش بروز اتوار لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے پیشگوئی ۲۰ ؍ فروری ۱۸۸۶ء کے پس منظر اور غلبہ اسلام کے ضمن میں اس کی بنیادی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس طرح واضح فرمایا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولوالعزمی آپ کے انقلاب انگیز کارنامے اور ان کے طیب و شیریں ثمرات اس امر پر شاہد و ناطق ہیں کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہیں۔

علماء سلسلہ نے اپنی تقاریر میں اس امر کو بھی بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ اور ان کے متعلق خدائی انکشافات کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تصریحات سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پسر موعود یا بالفاظ دیگر مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صلب سے لازماً ۹ سال کی میعاد کے اندر پیدا ہونا تھا نہ کہ تین چار صدیاں گزرنے کے بعد۔

بہت وسیع پیمانہ پر منعقد ہونے والا یہ جلسہ عام محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد کی صدارت میں صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد علی الترتیب مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا حقیقی مصداق" کے موضوع پر مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے "حضرت مصلح موعود کی تبلیغی جد و جہد" کے موضوع پر اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت قرآن" کے موضوع پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کی الہامی عبارات اور خدائی انکشافات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کی رو سے بعض اہم نکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے یہ ثابت فرمانے کے بعد کہ مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی فرزند ہونا ضروری تھا پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پورے ہونے پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

---

۵ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر انچارج مبلغ غانا مغربی افریقہ نے حال ہی میں حکومت غانا کے سابق صدر کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ جنرل افریفا ان دنوں لفٹیننٹ جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنا ایک الگ شہر کروبو کے نام سے تعمیر کیا ہے یہ ایک مثالی جدید طرز کا شہر ہے۔ جو اپنی مدد آپ کے اصول پر تعمیر کیا جا رہا ہے جب مکرم بشارت احمد صاحب بشیر ایک وفد کی معیت میں جنرل کی ملاقات کے لئے اس شہر میں تشریف لے گئے تو اس وقت فوجی بینڈ کے ساتھ وفد کا استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر ایک سادہ اور پُروقار تقریب ہوئی جس میں جنرل نے کھڑے ہو کر تقریر کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ غانا تشریف لائے تھے تو میں نے ملاقات کے دوران حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی اور اگر اب بھی میں زندگی میں اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکا تو یہ میرا قصور ہو گا۔

تقریب کے دوران انہوں نے قائد وفد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سے درخواست کی کہ وہ جب بھی حضور اقدس کی خدمت میں خط لکھیں تو ان کی طرف سے السلام علیکم پہنچا دیں اور دعا کی درخواست کریں اس تقریب کی پریس میں اشاعت کے علاوہ ریڈیو غانا سے بھی خبر نشر ہوئی۔

۶- مغربی افریقہ کی جملہ جماعتوں کے لئے مقامی مبلغ تیار کرنے کی غرض سے غانا میں تحریک جدید کا ایک احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج قائم ہے۔ اس کے نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوش کن ہیں۔ بعض طالب علم جو اس کالج کے فارغ التحصیل ہیں آج کل ربوہ میں مزید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشنری کالج کے طلباء اور اساتذہ کو احسن طریق پر علم کے حصول اور تدریس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اس کالج کے موجودہ پرنسپل مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا ہیں۔ (وکالت تبشیر)

---

۷ مجلس نصرت جہاں کے پروگرام "آگے بڑھو" کے زیر اہتمام دو مزید ڈاکٹر کے غانا پہنچنے کی اطلاع بذریعہ تار مل گئی ہے الحمد للہ۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سرزمین بلالؓ کے باشندوں کی بہترین رنگ میں خدمت کرنے کے مواقع عطا فرمائے آمین

ضرورت منیجر
ہمیں اپنی زمینوں کے لئے
منیجر کی ضرورت ہے
مشاہرہ معقول اور ساتھ مزید رعایات بھی دی جائیں گی۔ ریٹائرڈ فوجی افسر کو جو زراعت کا کسی قدر تجربہ رکھتا ہو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل بھجوائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲